بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(اٰل عمران:32)

تُو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پس میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

(سنن کبریٰ للبیہقی کتاب الشہادات بیان مکارم الاخلاق جلد نمبر 10صفحہ 92)

حضرت سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور عرض کی کہ اے ام المؤمنین! مجھے آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں۔ انہوں نے فرمایا: کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ

(مسند احمد حنبل جلد 8صفحہ 144)

آپؐ کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے نیز فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے متعلق فرمایا ہے۔ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم:5)

(مسند احمد بن حنبل ،باقی مسند الانصار حدیث نمبر 24460)

حضرت مصلح موعود نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ فرماتے ہیں:

”حضرت عائشہؓ سے ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ رسول کریم ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ تو آپؓ نے فرمایا: تم مجھ سے کیا پوچھتے ہو کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ آپؐ کے اخلاق وہی کچھ تھے جن کا قرآن میں ذکر آتا ہے۔ گویا محمد رسول اللہ ﷺ کا عمل اور قرآن کریم کی بات ایک ہی تھی۔ جو کچھ قرآن میں لکھا تھا سمجھ لو کہ رسول ﷺ ویسا ہی کیا کرتے تھے اور جو کچھ رسول کریم ﷺ کیا کرتے تھے سمجھ لو کہ اس کا حکم قرآن کریم میں ضرور موجود ہوگا۔

پس تمام انبیاء کی نقل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول کریم ﷺ کی ذات دے دی۔ جب رسولِ کریم ﷺ کی نقل کر لیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء کا انعکاس اپنے آئینہ قلب میں پیدا کر لیتے ہیں۔ احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہؓ جو کچھ رسول کریم ﷺ کو کرتے دیکھتے وہی کچھ خود کرنے لگ جاتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہی کام کرنے چاہئیں۔ پس اگر ہم بھی اپنے اخلاق کو درست کرنا چاہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم کوئی نمونہ اپنے سامنے رکھیں اور وہ نمونہ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے رسول کریم ﷺ کی ذات والا صفات کا ہے اخلاق کے معنی کیا ہیں؟ اخلاق درحقیقت صفاتِ الٰہیہ کے اُس ظہور کا نام ہے جو بندے کی طرف سے ہو۔ پس ہم جب اللہ تعالیٰ کی صفات کی نقل کرتے ہیں تو

با اَخلاق کہلاتے ہیں۔ گویا ایک ہی چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہو تو اس کی صفت کہلاتی ہے اور بندوں کی طرف سے ظاہر ہو تو خلق کہلاتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کے اندر تو یہ صفات ازلی ابدی طور پر پائی جاتی ہیں اور ہمارے اندر کسبی طور پر پائی جاتی ہے۔ بہر حال جب یہ صفات ہمارے اندر آ جاتی ہیں تو اَخلاق کہلانے لگ جاتی ہیں اور جب خدا تعالیٰ کی طرف انہیں منسوب کیا جاتا ہے تو وہ اسماء یا صفات کہلاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے اخلاق کی درستی کے لئے محمد رسول اللہؐ کو ہمارے لیے کامل نمونہ بنایا ہے۔ اگر ہم اپنے اپنے دائرہ میں چھوٹے محمد ﷺ بن جاتے ہیں تو اس صورت میں ہم نجات کے مستحق ہوتے ہیں اور اسی صورت میں ہم با اخلاق کہلانے کے بھی مستحق ہوتے ہیں۔ پس دنیا میں کامل انسان بننے کے لئے بالفاظ دیگر نجات یافتہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نقوش اپنے دلوں پر قائم کریں۔'' (ام صفحہ 72،73)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے۔ آپؐ کیا بلحاظ اپنے اخلاقِ فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوتِ قدسی اور عقدِ ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بیجا غصہ اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپؐ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں۔'' (الحکم 10 اپریل 1902ء)

پھر ایک موقع پر حضرت رسول اللہ ﷺ کے اخلاقی اعجاز کا ذکر یوں فرماتے

ہیں:

'' اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ ﷺ کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا جیسے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یوں تو آنحضرت ﷺ کے ہر ایک قسم کے خوارق قوتِ ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں مگر آپؐ کے اخلاقی اعجاز کا نمبر ان سب سے اوّل ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتلا سکتی اور نہ پیش کر سکے گی۔'' (م جلد 1 صفحہ 89)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

'' آپ ﷺ قرآن کریم کے حکموں پر کس حد تک عمل کرتے تھے۔ اس بارے میں حضرت عائشہؓ کا مشہور جواب ہر ایک کے علم میں ہے کہ جب آپؓ سے آنحضرت ﷺ کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔ پوچھنے والے نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ نبی کریم ﷺ کے اخلاق قرآن ہی میں تھے۔ (مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنہ اومرض، حدیث نمبر: 1739) یعنی قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ آپ ﷺ نے عبادت کی۔ قرآن کریم میں جس طرح لکھا کہ حقوق العباد ادا کرو۔ آپؐ نے حقوق العباد ادا کئے۔ قرآن کریم میں جن باتوں کو کرنے کا حکم دیا گیا آپؐ نے ان باتوں اور حکموں پر مکمل طور پر عمل کیا، ان کو بجالائے، ان کی ادائیگی کی۔ قرآن کریم نے روزوں کا حکم دیا، صدقات کا حکم دیا، زکوۃ کا حکم دیا۔ آپؐ نے روزوں، صدقات

اور زکوٰۃ کے اعلیٰ ترین معیار قائم کر دیئے ۔قرآن کریم نے معاشرے میں لوگوں کے ساتھ نرمی کا حکم دیا تو آپؐ نے نرمی کی وہ انتہاء کی جس کی مثال نہیں مل سکتی ۔ اپنے جانی دشمنوں کو معاف فرما دیا اگر اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ معاشرہ کے لئے سختی کا حکم دیا تو آپؐ نے اس کی پوری اطاعت وفرمانبرداری کی ۔غرض کون سا حکم ہے قرآن کریم کا جس کی آپ ﷺ نے نہ صرف پوری طرح بلکہ اعلیٰ ترین معیار قائم کرتے ہوئے تعمیل نہ کی ہو۔

حضرت مصلح موعود نے آنحضرت ﷺ اور قرآن کے آپس کے تعلق کی بہت اچھی مثال پیش کی ہے کہ قرآنِ کریم اور رسول کریم ﷺ دو موتی ہیں جو ایک ہی سیپ سے اکھٹے نکلے ہیں ۔قرآنِ کریم کی تعلیم کو جاننا چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ کی زندگی کو دیکھ لو اور اگر آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بارے میں معلومات لینا چاہتے ہو، اگر یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ آپؐ کے صبح وشام اور رات دن کس طرح گزرتے تھے تو قرآن کریم کے تمام حکموں کو اوامر ونواہی کو پڑھ لو، آپؐ کی سیرت سامنے آجائے گی ۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں : رسولِ کریم ﷺ کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہادیٔ کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کُل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔مگر آپؐ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں ۔جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانونِ قدرت اس کی فعلی کتاب ہے، اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے ۔'' (م جلد3 ص34)

(خ رجلد سوم صفحہ 131,130)

حسینانِ عالَم ہوئے شرمگیں
جو دیکھا وہ حُسن اور وہ نورِ جبیں
پھر اس پر وہ اَخلاقِ اکمل تریں
کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
زہے خلقِ کامل زہے حسنِ تام
علیک الصلوٰۃ علیک السّلام

(حضرت میر محمد اسماعیل صاحب)